اسلام کیا ہے؟ اس کی نمایاں خصوصیات بیان کریں۔

اسلام اللہ تعالیٰ کا دین ہے۔ اس میں انسان کے لئے حسن عبادت اور حسن اخلاق کے ساتھ حسن معاشرت کی راہیں کھلی ہیں۔ اسلام ایسے دین کا نام نہیں جس میں صرف انفرادی زندگی کی تعلیمات دی ہوں بلکہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہدایت کی روشنی میں زندگی کے تمام پہلوؤں اور شعبوں کی رہنمائی کرتا ہے خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، معاشرتی ہو یا تعلیمی، معاشی ہو یا سیاسی، ملکی ہو یا بین الاقوامی وغیرہ۔

اسلام عربی زبان کے لفظ "سلم" سے نکلا ہے جس کے معنی "امن کے"، "اطاعت کے"، "ہتھیار ڈالنے" یا "سپرد کرنے" کے ہیں۔

اصطلاحی مطلب:-

اصطلاح کی رو سے اسلام کا مطلب ہے کہ "اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر سر تسلیم خم کرتے ہوئے امن میں داخل ہو جانا" یا "اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے قربان کرنا یا چھوڑ دینا"۔

لغوی مطلب:-

اسلام کے لغوی معنی "اطاعت، سر تسلیم خم کرنے اور مکمل سپردگی ہے"۔ اس کے دوسرے لفظی مطلب "امن اور سلامتی کے ہیں"۔

شرعی مطلب: شریعت کی رو سے اسلام کا مطلب ہے کہ "اپنی مرضی اور رضامندی سے اسلام میں داخل ہو جانا"۔ جس طرح سورۃ البقرہ میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ۔

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۣ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ
فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۤ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ○

"دین میں کوئی زبردستی نہیں، بیشک ہدایت کی راہ گمراہی سے خوب جدا ہو گئی ہے تو جو شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے بڑا مضبوط سہارا تھام لیا جس سہارے کو کبھی کھلنا نہیں اور

اللہ سننے والا، جاننے والا ہے۔"

(سورۃ البقرہ : 256)

جس طرح دوسری جگہ ارشاد ہوا،

لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝

"تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین ہے۔"

(سورۃ الکافرون : 6)

مختلف علمائے کرام :-

اسلام کی اصل دعوت یہ ہے کہ اس زمین پر اللہ تعالیٰ کا قانون جاری ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں اور نبیوں کے ذریعے اپنی ہدایات ہم تک پہنچائی۔ رسولوں کا مقصد یہی تھا کہ وہ اس دنیا کو اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے نور سے منور کر دے۔ کیونکہ اسلام زندگی سے فرار کی نہیں بلکہ زندگی کی تعمیر کی بات کرتا ہے اور پوری زندگی کو سنوارنے کیلئے ایک مکمل نظام بھی پیش کرتا ہے۔

حضرت محمدؐ :-

مختلف علمائے کرام بھی اسلام کے بارے بتاتے ہیں کہ جس طرح میں سب سے اول ہمارے نبی حضرت محمدؐ نے اسلام کے بارے میں فرمائے ہے کہ "وہ اللہ اور اس کے رسول کی گواہی دینا۔" مسلمان ایک اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور مانتے ہے کہ رسول اللہؐ اللہ کے آخری رسول اور نبی ہے لیکن دنیا میں ایسے بہت سے مذہب ہے جو اللہ اور نبی پاکؐ کو نہیں مانتے جس طرح ہندو مذہب۔ چند ایسے ہے جو اللہ کو تو مانتے ہے لیکن نبی کریمؐ کو بطور اللہ تعالیٰ کے آخری نبی قبول نہیں کرتے جیسے کہ عیسائی اور یہودی۔

امام غزالیؒ :-

امام غزالیؒ کہتے ہے کہ "وہ اسلام حقوق اللہ اور حقوق العباد کے مجموعہ کا نام ہے"۔ حقوق دو طرح کے ہوتے ہے: حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر حق یہ ہے کہ صرف اُسی کی عبادت کی جائے اور اس میں کسی کو شریک نہ کیا جائے جبکہ حقوق العباد کا مطلب یہ ہے کہ بندوں کا ایک دوسرے پر حق ہوتا ہے جیسے کہ والدین کے حقوق، رشتہ داروں کے حقوق، بچوں کے حقوق وغیرہ۔ بندوں کے حقوق میں بنیادی اصول یہ ہے کہ دوسروں کو تکلیف سے بچانا اور سہولت و راحت پہنچانا ہے۔

ڈاکٹر حمید اللہ:-

ڈاکٹر حمید اللہ اسلام کے بارے میں کہتے ہیں کہ "اسلام ایک توحید پرست دین ہے جو رسول اللہ ﷺ کے ذریعے ہم تک پہنچا"۔ اللہ تعالیٰ کی ذات وحدہ لاشریک ہے یعنی اللہ صرف ایک ہے۔ اس کا کوئی خاندان، یا قبیلہ اور برادری نہیں ہے۔ نہ اس کا کوئی باپ ہے نہ بیٹا۔

صدرالدین اصلاحی:-

اسلام کے بارے میں صدرالدین اصلاحی فرماتے ہیں کہ "اسلام عقائد اور عبادات کے مجموعے کا نام ہے۔ عقائد کی تعلیمات مکی سورتوں میں جبکہ عبادات کی تعلیمات مدنی سورتوں میں بیان کی گئی ہے"۔ تمام مسلمان اسلام کے بتائے ہوئے عقیدوں اور عبادتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

اسلام ایک جامع دین ہے۔ اسلام ہمیں زندگی کے ہر حوالے سے رہنمائی فراہم کرتا ہے خواہ وہ انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی، سیاسی ہو یا معاشی، معاشرہ سب کی عکاسی کرتا ہے۔ نیز اسلام محدود دین نہیں بلکہ لامحدود دین ہے جس میں ہر وقت کے لئے تعلیمات موجود ہے کیونکہ اس سے پہلے بھی بہت سی کتابیں نازل ہو چکی تھی جیسے کہ تورات، زبور اور انجیل۔ قرآن سے پہلے آسمانی کتابیں مخصوص وقت کے لئے نازل کی گئی تھی جبکہ قرآن پاک تاقیامت تک کے لئے نازل کیا گیا ہے۔ تورات، زبور اور انجیل جو کہ اپنی اصلی حالت میں نہیں رہی جبکہ قرآن پاک تاقیامت اپنی اصلی حالت میں رہے گی۔
جس طرح سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ
يُقْبَلَ مِنْهُ

اور جو "اسلام" کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے گا۔ اس
سے وہ دین ہرگز قبول نہ کیا جائے گا۔
(آل عمران: 85)

اسلام تمام جہانوں کے لئے بنایا گیا دین ہے۔
اسلام کسی مخصوص قوم کے لئے نہیں بنایا گیا ہے، اسلام میں تمام جہانوں اور

تمام قوموں بلکہ تمام انسانوں کیلئے تعلیمات موجود ہے۔ اس سے پہلے قوموں کے مذاہب کسی مخصوص قوم یا لوگوں کے لئے تھے۔ جس طرح یہودیت میں اصول ہے کہ آپ جب بھی یہودیت میں شامل ہونگے تو پہلے آپ کا یہودی ہونا لازمی ہے۔ لیکن اسلام ان سب سے مختلف دین ہے۔

ہر کتاب کا ایک موضوع ہوتا ہے۔ قرآن کا موضوع "انسان یا انسانیت" ہے۔ اسلام انسانیت کی بات کرتا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ انسانیت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا ۝

"جس شخص نے کسی دوسرے کو قصاص کے بغیر یا زمین میں فساد پھیلانے کی وجہ کے علاوہ (کسی وجہ سے) قتل کیا تو گویا اس نے ساری انسانیت کو قتل کیا۔"

اسلام کے نمایاں خصوصیات :-

اسلام کے نمایاں خصوصیات مندرجہ ذیل ہے۔

1- اسلام کا تصورِ توحید :-

اسلام کا پہلا اور بنیادی عقیدہ توحید ہے۔ توحید اسلام میں مسلمانوں کے لئے پانچ ضروری ارکان میں سے ایک ہے۔ توحید کا مطلب ہے، ایک اللہ کو ماننا۔ اللہ وحدہٗ لاشریک ہے، اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ ایک سچے مسلمان کے لئے اللہ کو واحد ماننا فرض ہے۔ دوسرے اعمال اسی پر مبنی ہے۔ اگر توحید اپنی حقیقی صورت میں موجود ہے تو رسالت، وحی اور آخرت پر ایمان بھی درست ہے اور نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ جیسے اعمال بھی نتیجہ خیز ہے۔ قرآن پاک میں سب زیادہ آیات توحید ہی کے سلسلے میں نازل ہوئی، جیسے کہ سورۃ اخلاص۔

سورۃ اخلاص :-

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤

"آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک (ہی) ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا، نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ کوئی اس کا ہمسر (برابر) ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "توحید اسلام کا پہلا سبق ہے۔" اس لئے اسلام کے پورے نظام میں سب سے پہلی اور بنیادی چیز "ایمان باللہ" کو قرار دیا ہے۔ بلکہ جو کچھ بھی ہے وہ سب اللہ کی ذات سے منسلک ہے جیسے فرشتوں پر ایمان، آخرت پر ایمان، آسمانی کتابوں پر ایمان، رسولوں پر ایمان، حقوق اس لئے حقوق ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر مبنی ہیں۔ مختصر یہ کہ ہر چیز جو اسلام میں ہے خواہ عقیدہ ہو یا عمل، اس کی بنیاد ایمان باللہ پر قائم ہے۔ اس ایک چیز کو الگ کر دیں، پھر نہ ملائکہ کوئی چیز ہے نہ یوم آخرت، نہ رسول اور نہ ان کی لائی ہوئی کتابیں وغیرہ۔ اس ایک مرکز سے الگ ہوتے ہی یہ سارا کا سارا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے اور اگر یوں کہا جائے کہ اس کے بغیر اسلام ہی کسی چیز کا نام نہیں رہتا۔

لا الٰہ الا اللہ :-

ایمان باللہ کی مکمل صورت، جس کے اقرار باللسان (یعنی زبان کا اقرار) اور تصدیق بالقلب کو اسلام میں داخل ہونے کی پہلی اور لازمی شرط قرار دیا گیا ہے، کلمہ "لا الٰہ الا اللہ" ہے۔ یعنی دل سے اس بات کی تصدیق اور زبان سے اس بات کا اعتراف کہ "اِلٰہ" واحد اس ایک ہستی کے اور کوئی نہیں ہے جس کا نام اللہ ہے۔

جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام ایسا ہی پرانا ہو جائے گا جیسے کپڑے کے نقش و نگار پرانے ہو جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ یہ جاننے والے بھی باقی نہ رہیں گے کہ نماز، روزہ، قربانی اور صدقہ و زکوٰۃ کیا چیزیں ہیں؟ اور کتاب اللہ ایک رات میں ایسی غائب ہو جائے گی کہ اس کی ایک آیت بھی

باقی نہ رہ جائے گی، اور لوگوں کے چند گروہ ان میں سے بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتیں باقی رہ جائیں گی۔ کہیں گے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو یہ کلمہ لا الہ الا اللہ کہتے ہوئے پایا تو ہم بھی اسے پڑھا کرتے ہیں۔ صلہ نے حذیفہؓ سے کہا: جب انہیں یہ نہیں معلوم ہوگا کہ نماز، روزہ، قربانی اور صدقہ و زکوٰۃ کیا چیز ہیں تو انہیں فقط یہ کلمہ لا الہ الا اللہ کیا فائدہ پہنچائے گا؟ تو حذیفہؓ نے ان سے منہ پھیر لیا، پھر انہوں نے تین بار یہ بات ان پر دہرائی وہ ہر بار ان سے منہ پھیر لیتے، پھر تیسری مرتبہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے صلہ! یہ کلمہ ان کو جہنم کی آگ سے نجات دے گا، اسی طرح تین بار کہا۔

توحید کے تین اجزاء:-

توحید کے تین اجزاء مندرجہ ذیل ہیں:

1. توحید الربوبیت۔
2. توحید الاسماء و الصفات۔
3. توحید العبادۃ (الوہیت)۔

• توحید الربوبیت:-

توحید الربوبیت سے مراد یہ ہے کہ "صرف ایک اللہ کو الٰہی تسلیم کرنا اور کسی دوسرے کو الٰہی نہ تسلیم کرنا۔"

• توحید الاسماء و الصفات:-

توحید الاسماء و الصفات سے مراد یہ ہے کہ "اللہ تعالیٰ کے نام اور ان سے وابستہ صفات کو صرف اللہ کی طرف منسوب کرنا اور کسی دوسرے (انسان، دیوتا وغیرہ) کو ان کا حامل نہ سمجھنا۔"

• توحید العبادۃ (الوہیت):-

توحید العبادۃ سے مراد یہ ہے کہ "صرف اللہ کی عبادت کرنا اور کسی دوسرے (بت، دیوتا، دیوی وغیرہ) کی عبادت نہ کرنا۔"

2. ایک مکمل ضابطہ حیات:-

اسلام محض ایک مذہب نہیں بلکہ دین ہے یعنی ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ عام لفظوں میں مذہب بعض عبادات، رسومات،

کا نام ہے جن کا تعلق انسان کی انفرادی زندگی سے ہوتا ہے جبکہ اسلام نہ صرف
انفرادی زندگی بلکہ اجتماعی زندگی کی تعلیمات بھی دیتا ہے اور زندگی کے ہر
حوالے سے ہماری رہنمائی کرتا ہے خواہ وہ سیاسی ہو یا سماجی، معاشی ہو یا معاشرتی
وغیرہ۔

اسلام ہمیں معاشرہ میں رہنے کے طریقے سکھاتا ہے۔ اسلام ہمیں
بتاتا ہے کہ ایک مسلمان کسی دوسرے مسلمان سے یا غیر مسلم سے کیسے رویہ
اختیار کرتے ہیں۔ اسی طرح اسلام میں والدین کے حقوق، بچوں کے حقوق،
میاں بیوی کے حقوق وغیرہ تفصیل سے بیان کیے ہیں۔ جس طرح
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ
تاکہ وہ بھی تمہارے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں۔

جس طرح رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے حقوق کے حوالے سے
فرمایا: "تم میں سے اچھے وہ لوگ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش
آئیں۔"

جھوٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی جھوٹ
بولتا ہے تو جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے رحمت کا فرشتہ ایک میل دور چلا جاتا
ہے۔

پردہ پوشی کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی
مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی
کرے گا۔

اس طرح آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ "اپنے بڑوں کا احترام
کرو اور اپنے سے چھوٹوں پر شفقت کرو۔"

آپ ﷺ سلام کے بارے میں فرماتے ہیں کہ گفتگو کے آغاز سے
پہلے سلام کیا کرو اور یہ بھی فرمایا کہ "سلام کرنے میں پہل
کیا کرو۔"

۳۔ رسالت:-

رسالت کے معنی پیغام اور پیغامبری کا ہے۔ رسول کا معنی بھیجا ہوا، قاصد، فرستادہ اور پیغامبر کے ہے۔ شرعی اصطلاح میں رسول ان محترم ہستیوں کو کہا جاتا ہے کہ جنہیں عام انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ انسانوں میں سے ہی منتخب کر کے مبعوث فرماتے ہیں اور ان رسولوں کے منصب کو شرعی اصطلاح میں منصبِ رسالت کہتے ہیں۔

پروردگار نے اس دنیا میں انسان کی رہنمائی کے لئے اسے عقل و شعور کی نعمت سے نوازا لیکن اس کی صحیح طور پر رہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ انسانوں کے ذریعے وحی کی صورت میں ہدایات نازل کی تاکہ وہ حق کی بات کریں۔ شرعی اصطلاح کی روح سے حضرت آدمؑ سے لے کر حضور اکرمؐ تک کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء آئے جن میں سے کچھ رسول تھے۔ ان سب انبیاء و رسل پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ حضور اکرمؐ کو خاتم الانبیاء والرسل تسلیم کرنا اور آپؐ کی شریعت پر عمل پیرا ہونا بھی ضروری ہیں کیونکہ آپؐ کی شریعت جامع اور مکمل ہے وہ ہر علاقہ اور ہر طبقہ کے لئے موزوں ہے۔

جس طرح قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا

"اور بے شک ہر امت میں ہم نے ایک رسول بھیجا۔"

{سورۃ النحل: 36}

• انبیاء کی ضرورت:-

انسان کی کامیابی کا راستہ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اطاعت ہے اس لئے ہدایت اللہ کی طرف سے ملتی ہے۔ اس لئے ایک انسان جوں ہی اپنے پروردگار کا بندہ اور اطاعت گزار بننے کی کوشش کرتا ہے تو اس کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ اللہ کے وہ احکامات کیا ہیں جن کی اسے اطاعت کرنی ہے۔ اس کا مالک کن باتوں کو پسند کرتا ہے اور کن کو ناپسند کرتا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات جاننے کا ذریعہ کیا ہے؟ انسان کیسے معلوم کرے کہ اللہ تعالیٰ نے کن باتوں کے کرنے کا حکم اور کن کاموں سے رکنے کا حکم دیا ہے؟

اس کے جواب میں ایک انسان کی اپنی عقل ہے۔ دوسرا انسان کا وجدان اور اس کی جبلی محرک ہے۔ تیسرے مختلف افراد کے الگ الگ تفکر کے بجائے اجتماعی سوچ و فکر ہے۔ اس سب کے باوجود انسان اللہ تعالیٰ تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا تھا۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے انسانوں تک اپنی تعلیمات، احکامات اور ہدایات انبیاء کے ذریعے پہنچانا شروع کر دیا۔ اور وحی کی صورت میں اپنے منتخب کردہ انبیاء کو اپنی تعلیمات پہنچاتے رہے تاکہ انسان اللہ تعالیٰ کی اطاعت کریں اور ان کے احکامات پر عمل پیرا ہو کر دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل کر سکیں۔ جو نبیوں کی آمد کا سلسلہ حضرت آدمؑ سے شروع ہوا تھا وہ حضور اکرمؐ پر آکر ختم ہو گیا ہے۔ حضرت محمدؐ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی رسول، پیغمبر، نبی نہیں آئے گا۔ اسی لئے رسالت کو کلمہ کا دوسرا جزو کہتے ہیں۔

جس طرح قرآن میں ارشاد ہوا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ع

"محمدؐ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔"

• رسالتِ محمدیؐ:-

پہلا انسان نبی تھا اور اس طرح تاریخ انسانی کا آغاز ہدایت اور روشنی میں ہوا، نہ کہ ظلمت و تاریکی میں۔ پھر یہ روشن سلسلہ شروع ہوا اور ہر زمانے اور ہر دور میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کے ذریعے اپنی ہدایات انسانوں تک پہنچا دیا۔ اس سلسلے کی آخری کڑی حضرت محمدؐ ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے چھٹی صدی عیسوی میں پیدا کیا اور ان کو مکمل تعلیم اور قانون دے کر اس خدمت پر مامور کیا اور سارے جہان میں پھیلا دیا۔

حدیث:-

5

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

"میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔"

6. ثبات اور تغیر:-

اسلام کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ثبات اور تغیر کے درمیان کامل توازن قائم کیا گیا ہے۔ انسانوں نے اپنی طرف سے بہت سے فلسفے وضع کیے ہیں لیکن انسانوں کے بنائے ہوئے نظام، اسلام کے عطا کئے ہوئے نظام سے مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں۔ اسلام کے بتائے ہوئے اصول دائمی اور ابدی ہیں۔ دوسری طرف انسانی معاشرے کی بدلتی ہوئی ضروریات کو بھی پورا کرتے ہیں۔ ~~اصول~~ انسان اپنی فکر و عقل سے ایسے اصول پیش نہیں کر سکتا ہے۔

یہ ~~اسلام کی~~ خصوصیات اسلام کو دوسرے مذاہب سے ممتاز بناتی ہے کہ جہاں اس نے ایک طرف زندگی کے ابدی اصول پیش کیے، تو دوسری طرف انسانی معاشرے میں جو فطری تغیرات آتے رہتے ہیں ان میں پیش آنے والے مسائل کا حل بھی فراہم کرتا ہے۔ قرآن و سنت کے دیے ہوئے اصول ابدی ہیں، پوری انسانیت ~~[illegible]~~ متفقہ طور پر ان میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتی۔

حدیث: 1

لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ

"اللہ کی باتیں تبدیل نہیں ہوتی۔"

[سورۃ یونس: 64]

حدیث: 2

وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۝

"تم خدا کی سنت میں تبدیلی نہ پاؤ گے۔"

[سورۃ احزاب: 64]

5. اسلام اور انسانیت :-

دنیا میں ہر مذہب سے پہلے انسانیت کا مذہب ہے۔ اگر انسانیت نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس میں سب سے پہلے انسانیت کو آگے رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اسلام ایک عالمگیر دین ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے اس وقت تک راضی نہیں ہوتا جب تک کہ وہ انسانیت اختیار نہ کریں۔

دنیا میں نہ تو ہر انسان برا ہوتا ہے اور نہ ہی ہر انسان اچھا ہوتا ہے۔ اس پوری دنیا میں اچھے اور برے دونوں طرح کے انسانوں کا توازن ہے۔ انسانیت رحم دلی، ہمدردی، اور اخلاقیات کا نام ہے۔ انسان ہونا ہمارا انتخاب نہیں بلکہ قدرت کی عطا ہے۔ انسان کی تخلیق کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور انسانیت کی خدمت ہونا چاہیے۔ انسانیت کی خدمت کا درس جو دین اسلام نے دیا ہے وہ کسی اور مذہب نے نہیں دیا۔

جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو مدینہ میں مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلموں کی تعداد کافی تھی۔ جن میں زیادہ تر یہودیوں کی تھی۔ اس سلسلے میں آپ ﷺ نے "جیو اور جینے دو" کے اصول کو اپنایا۔ جس میں سب کے برابر حقوق تھے اور انسانیت کا ثبوت دیا، جو آج تاریخ میں "میثاق مدینہ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

اگر مذہب سے خدمت اور انسانیت نکال دی جائے تو صرف عبادت ہی رہ جاتی ہے اور محض عبادت کے لیے پروردگار کے پاس فرشتوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ ان کے آنے سے پہلے پوری دنیا شرک و بدعت، دلدلوں اور نافرمانی کے گڑھے میں گری پڑی تھی۔ آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ میں دنیا و آخرت کی فلاح و کامرانی کا راز چھپا ہوا ہے۔ آپ رحمت بن کر انسانیت پر برسے اور انہیں کفر و شرک اور ذلالت و گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر توحید و رسالت کی روشنی سے منور کیا۔

کسی بھوکے کو کھانا کھلانا، کسی غریب کی مدد، یا محتاج کی محتاجی دور کرنا، کسی بیمار کی عیادت کرنا، انسان کے ساتھ انسانیت دکھانا ہی اللہ سے محبت اور اس کی عبادت کا باعث ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ راستے میں سے گزرتے تھے اور ایک غیر مسلم خاتون ان پر کوڑا پھینکا کرتی تھی، جب کسی دن وہ

خاتون نبی کریم ﷺ کو نہ ملی اور انہوں نے صحابہ کرام رضی سے پوچھا، معلوم ہوا کہ وہ خاتون شدید بیمار ہے۔ یہ سنتے ہی آپ ان خاتون کی تیمارداری کرنے چلے گئے۔ یہ آپ کا یہ انسانیت بھرا رویہ دیکھ کر خاتون نے آپ سے معافی مانگی اور اسلام قبول کیا۔

جس طرح ارشاد ہوا کہ "تم میں سے مومن وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسروں کو تکلیف نہ پہنچے۔"

انسانی حقوق اور اسلام :-

دنیا میں سب سے پہلے اسلام نے انسانی حقوق کی بنیاد رکھی۔ اور اسلام میں جو انسانی حقوق ہیں وہ اللہ کی طرف سے ہیں۔ دنیا کا کوئی بھی شخص، حکومت یا مجلس قانون ساز اس میں ردوبدل و ترمیم نہیں کر سکتا ہے۔ اسلام ہمیں امن اور سلامتی کا درس دیتا ہے تاکہ دنیا بھر کے لوگوں کو امن و سلامتی نصیب ہو اور اس کے ساتھ ان کو بنیادی انسانی حقوق بلا امتیاز رنگ و نسل ملیں۔ آپ نے خطبہ حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! تمہارا رب بھی ایک ہے اور تمہارا باپ (حضرت آدم ؑ) بھی ایک ہے۔ لہٰذا کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، اسی طرح کسی گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ فضیلت کا معیار صرف اور صرف پرہیزگاری ہے۔"

[مسند احمد بن حنبل: 23489]

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں انسانی حقوق کا تذکرہ فرمایا ہے۔ آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا وہ خطبہ انسانی حقوق کا "میگنا کارٹا" کہلاتا ہے۔ یہ خطبہ انسانی حقوق کا پہلا بین الاقوامی چارٹر تھا۔

6- ایمان اور نفس کی اصلاح:-

اسلام کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت ایمان بھی ہے۔ یعنی ایمان اللہ پر، اس کے رسولوں پر اور غیب کے وجود پر ہے۔ یہی ایمان کی فطری اور نفسیاتی بنیاد ہیں۔

انسان اپنے شعور کی بنا پر ہی جمادات، نباتات اور حیوانات کے متعلق سمجھ سکتا ہے۔ جیسے درختوں کے نشوونما کا ایک دائرہ متعین ہے اور وہ اس سے نہیں ہٹ سکتے۔ دریاؤں کے بہنے کا ایک ہی قانون ہے اور وہ اس میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتے۔ اس سب کے بارے میں انسان اپنے شعور کی بنا پر غور و فکر کر سکتا ہے۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

"اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

اسلام انسان کے اس شعور اور آزادی کے اعتراف پر مبنی ہے۔ اسی لئے اس کا نقطۂ آغاز ایمان ہے۔ ایمان سے مراد فکر و نظر اور دل و دماغ کی تبدیلی ہے تاکہ انسان کے دیکھنے، سوچنے اور سمجھنے کا انداز بدل جائے اور وہ اپنی پوری زندگی اللہ کی اطاعت کے سانچے میں ڈھال کر گزارنے کی کوشش کرے۔

- ایمان کا ذائقہ بھی ہوتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو بحیثیت رب اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگیا، بطور دین اسلام سے خوش ہوگیا، اور رسول ہونے کے اعتبار سے محمد ﷺ سے رضامند ہوگیا تو اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔"

- ایمان بوسیدہ بھی ہو سکتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جیسے طرح کپڑا بوسیدہ ہو جاتا ہے، اس طرح تم میں سے کسی (دل کے) اندر ایمان بھی بوسیدہ ہو جاتا ہے، تو تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو دلوں میں تازہ کر دے۔"

یہ اسی ایمان کا نتیجہ تھا کہ ایک شخص کو کسریٰ کا تاج ملتا ہے اور وہ اس کو بیت المال میں جمع کر دیتا ہے۔

یہ اسی ایمان کا معجزہ تھا کہ جب امتناع شراب کا حکم ہوا تھا اور عرب قوم کے افراد نے شراب چھوڑ دی اور مدینے کی نالیوں میں شراب اس طرح بہنے لگی جیسے کہ پانی۔

یہ اسلام کی خصوصیت ہے کہ وہ صرف خارجی ماحول اور تہذیب و تمدن کی اصلاح نہیں کرتا ہے نظام کو ہی نہیں بدلتا بلکہ دلوں کو بھی بدلتا ہے تاکہ انسان کی پوری زندگی بدل جائے۔

8- انفرادیت یا اجتماعیت:-

اسلام اجتماعیت اور انفرادیت میں کے درمیان بہتر توازن قائم رکھتا ہے۔ وہ ہر ایک کو فرداً فرداً ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ ان کے بنیادی حقوق کی ضمانت دیتا ہے۔ ان کی شخصیت کے نشوونما کے مواقع فراہم کرتا ہے۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۞ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۞

"تو جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا، اور جس نے ذرہ برابر بھی برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔"

{الزلزال: 7،8}

اس کے ساتھ ساتھ اسلام، افراد میں اجتماعی ذمہ داری کا احساس پیدا کرتا ہے۔ افراد کو ریاست اور معاشرے کی شکل میں منظم کرتا ہے اور ان کو حکم دیتا ہے کہ وہ معاشرے کی بھلائی کے لئے کام کریں۔ معاشرے سے الگ تھلگ رہنے کو اسلام نے پسند نہیں کیا۔

نماز کے لئے حکم دیا گیا ہے کہ باجماعت ہو تاکہ مسلمانوں میں اجتماعی تنظیم پیدا ہو سکے۔

مالداروں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ زکوٰۃ ادا کریں اور قرآن میں دیا گیا

ہے کہ ان کی دولت میں فقراء اور مساکین کا بھی حصہ ہے۔ (۵۱ : ۱۹)

مسلمانوں پر جہاد فرض عائد کی گئی ہے جس کا مطلب ہے کہ ضرورت پڑنے پر امت سے اسلام اور اسلامی ریاست کے تحفظ کے لئے جان کی قربانی بھی طلب کی جا سکتی ہے۔ جس طرح حضرت ابوبکر صدیقؓ نے زکوٰۃ نہ دینے والوں کے خلاف جہاد کی تھی۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت محمدؐ نے فرمایا کہ "وہ مسلمان نہیں ہے جو اپنا پیٹ تو بھر لے، لیکن اس کا پڑوسی بھوکا رہ جائے۔"